وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا

قالَ الجزریؒ

مَنْ لَّمْ يُجَوِّدِ الْقُرْآنَ آثِمٌ

تحفۃ العزیز

(فی علم التجوید)

مرتب

مولانا عبدالعزیز القاسمی

مہتمم جامعہ عثمانیہ، میرٹھ شہر

شعبہ نشر واشاعت

مدرسہ جامعہ عثمانیہ جمنا نگر، ہاپوڑ روڈ، میرٹھ شہر یو۔ پی (انڈیا)

پوسٹ بکس: 386 موبائل:۔ ۹۸۳۷۲۸۴۱۴۶

ورتل القرآن ترتيلا

قال الجزری

من لم یجودُ القرآن آثِمٌ

تحفة العزیز

(فی علم التجوید)

مرتب

مولانا عبدالعزیز القاسمی

مہتمم جامعہ عثمانیہ میرٹھ شہر

شعبہ نشر واشاعت

مدرسہ جامعہ عثمانیہ جمنا نگر، ہاپوڑ روڈ، میرٹھ شہر (یوپی)

پوسٹ بکس: 386

نام کتاب: .... تحفۃ العزیز

مؤلف: .... مولانا عبدالعزیز القاسمی

طبع ثانی: .... محرم الحرام ۱۴۲۸ھ مطابق جنوری ۲۰۰۷ء

تعداد:۔ .... ایک ہزار -/1000

قیمت:۔ .... -/20

پرنٹنگ .... نامی کمپیوٹر پریس گذری بازار، میرٹھ

باہتمام:۔ .... مولوی شمس الرحمان عثمانی

جامعہ عثمانیہ، جمنا نگر، ہاپوڑ روڈ، پوسٹ بوکس 386

میرٹھ شہر۔ یو۔ پی (انڈیا)

ملنے کے پتے:۔

(۱) کتب خانہ سعیدیہ مظاہر العلوم (وقف) سہارنپور،۔ یوپی

(۲) کتب خانہ امداد الغرباء محلّہ مفتی سہارنپور، یو۔ پی

(۳) ہلالی بک ڈپو، گذری بازار، میرٹھ شہر

پیش لفظ

میری اس کتاب تحفۃ العزیز کی طباعت پہلی بار جنوری ۱۹۷۲ء میں ہوئی، جبکہ مدرسہ مدینۃ العلوم اکلہ خان پور ضلع میرٹھ کی صدارت تدریس کی ذمہ داری میرے سر تھی اُس وقت مدرسہ کے سربراہ اور مہتمم حضرت الاستاذ مولانا محمد یونس صاحب مرحوم کی فرمائش پر یہ رسالہ فن تجوید میں مبتدی طلبار کیلئے استاذنا الاجمل حضرت مولانا قاری محمد عتیق صاحب مرحوم سابق صدر القرار دار العلوم دیوبند کی رہنمائی میں احقر نے ترتیب دیا تھا۔

کتاب معرض وجود میں بھی آئی اور ٹھیک چونتیس برس بعد وہ نایاب نہیں کمیاب ضرور ہوگئی، ادھر کچھ احباب کا تقاضہ ہوا کہ اس کتاب کو دوبارہ شائع کرایا جائے۔

اسی کے پیش نظر کچھ اضافہ کے ساتھ اس کی دوبارہ بفضل خداوندی اشاعت کا ارادہ ہے حق تعالیٰ میری اس کوشش کو قبول فرمائے۔ آمین

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر میں اس موقع سے عالیجناب قاری شفیق الرحمٰن صاحب زید مجدہم استاذ تجوید دار العلوم دیوبند و برادر محترم مولانا طالب حسن صاحب ناظم محافظ خانہ دار العلوم دیوبند کا شکریہ ادا نہ کروں۔ اول الذکر نے اس کتاب کے مسودہ کی تصحیح کا کام بحسن وخوبی انجام دیا اور اپنی رائے عالی سے نوازا، اور ثانی الذکر نے اس کی طباعت کے تمام مراحل اپنے ذمہ لے کر میرے بوجھ کو ہلکا کر دیا۔

فجزاھما اللہ خیر الجزا

احقر عبد العزیز القاسمی

خادم مدرسہ جامعہ عثمانیہ جمنا نگر، ہاپوڑ روڈ، میرٹھ شہر

۳؍شعبان ۱۴۲۶ھ مطابق ۸؍ستمبر ۲۰۰۵ء

تقریظ

حضرت مولانا قاری محمد عتیق صاحبؒ

سابق صدر المدرسین شعبۂ تجوید دار العلوم دیو بند

الحمد للہ و کفیٰ و سلامٌ علیٰ عبادہِ الذین اصطفیٰ

امابعد: محترم مولانا قاری عبدالعزیز صاحب صدر مدرس مدرسہ مدینۃ العلوم اکلہ خان پور، ضلع میرٹھ نے تجوید کے یہ مختصر قواعد تحریر فرمائے ہیں۔ میں نے اُن کو ازاوّل تا آخر دیکھا اور کچھ ترمیمات بھی کیں۔ واقعی فاضل موصوف نے یہ کام محنت اور توجہ سے کیا۔ عبارت سہل اور آسان ہے اس رسالے کے پڑھنے سے قرآن کریم کی تلاوت میں ایک درجہ تجوید کے اندر مشہور مشہور مسائل کی بصیرت حاصل ہوگی۔

اللہ تعالیٰ مولانا کو جزائے خیر دے اور اس کے پڑھنے والوں کو نفع تام دے۔

آمین

محمد عتیق غفرلہٗ

خادم شعبۂ تجوید دار العلوم دیو بند

۱۳۹۱/۱۱/۲۳ھ

رائے عالی

حضرت مولانا قاری شفیق الرحمٰن صاحب زید مجدہم

استاذ تجوید دار العلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن کریم کو تجوید کے ساتھ پڑھنا فرض عین ہے اور اس کی فرضیت سے کسی کو انکار کی گنجائش بھی نہیں، اس کے لئے اتنے قواعد کا جاننا بھی فرض ہے جن سے قرآن کریم تجوید سے پڑھنا آجائے اس ضرورت کے پیش نظر اہل علم نے اپنے اپنے انداز پر بچوں کی صلاحیتوں کے پیش نظر تجوید کے اصول اور ضابطے مرتب کئے ہیں۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی مولانا موصوف کا یہ مختصر رسالہ ہے۔ ماشاء اللہ ضروری قواعد پر مشتمل ہے، عبارت بھی بچوں کی استعداد کے لحاظ سے بہت مناسب ہے۔ میں نے شروع سے آخر تک اس کو دیکھا ہے، اللہ تعالیٰ قبولیت سے نواز کر اس کو بچوں کے لئے نافع بنائے، اور مولانا کی اس خدمت کو قبول فرما کر اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

شفیق الرحمٰن بلندشہری

خادم التجوید دار العلوم دیوبند

شب ۱۱ر رجب المرجب ۱۴۲۵ھ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لِلّٰہِ رَبِّ العٰلمین و الصلوۃ و السلامُ علیٰ سید المرسلین

وعلیٰ اٰلِہ الطّاھِرِین وَسَائِرِ الصَّحَابَۃِ کلِّھِمُ اجمعین ، اما بعد :

﴿پہلا سبق﴾

تجوید کی ضرورت اوراس کی تعریف کے بیان میں

آیتِ قرآنی وَرَتِّل القرآنَ ترتیلا کے بموجب کلام اللہ کو ترتیل کے ساتھ پڑھنا واجب ہے اوراس کے خلاف پڑھنے میں عذاب ہے، اسی بنا پر ترتیل کا سیکھنا ضروری ہے، اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ترتیل کے معنی یہ بتلائے ہیں کہ حروف کو ان کے مخارج اور صفات سے ادا کرنا اسی بنا پر قرآن شریف پڑھنے والے کو تجوید سیکھنا ضروری ہے اور تجوید کے خلاف قرآن شریف پڑھنا یہ لحن کہلاتا ہے اوراسکی دو قسم ہیں: (۱) لحن جلی، (۲) لحن خفی۔

لحن جلی : ایسی غلطی جس سے حرف میں تبدیلی ہو جائے یا گھٹانے ، بڑھانے میں غلطی ہو جائے یا حرکت میں تبدیلی ہو جائے مثلاً حَمَّالَۃَ الْحَطَبُ کو ھَمَّا لَۃَ الْھَتَبُ اور نَسْتَعِینُ کو نَسْتَاعِینَ اور اَنْعَمْتَ کو اَنْعَمْتُ پڑھ دیا تو یقیناً پڑھنے والا گنہگار ہوگا کیونکہ یہ موٹی موٹی غلطیاں ہیں ان سے معنی بدل جاتے ہیں اس طرح قرآن کریم پڑھنا درست نہیں اور بعض اوقات معنی فاسد ہو کر نماز بھی باطل ہو جاتی ہے۔

لحن خفی : اور اگر ایسی غلطی کی جائے جس سے حرف کی خوبصورتی ختم ہو جائے تو اس قسم کی غلطی کو لحن خفی کہتے ہیں اور اس کو ہر شخص نہیں جان سکتا، بلکہ صاحبِ فن ہی معلوم کرسکتا ہے کہ قاری نے غلطی کی ہے مثلاً ترقیق کی جگہ تفخیم اور اخفا کی جگہ اظہار یا اس کا اُلٹا کر دیا اور اس طرح قرآن شریف پڑھنا مکروہ ہے۔

تجوید کی تعریف : ہر حرف کو اس کے مخرج اور صفات سے نکالنا۔

تجوید کا موضوع : حروف تہجی ہیں۔

غرض و غایت : اور تجوید کی غرض و غایت تصحیح حروف اور تحسین حروف ہیں۔

❁ ❁ ❁

﴿دوسرا سبق﴾

اصطلاحات تجوید

حرکت : زیر، زبر، پیش کو کہتے ہیں۔ زیر حرف کے نیچے ہوتا ہے اور زبر اور پیش حرف کے اوپر ہوتے ہیں۔

متحرک : جس حرف پر حرکت ہو ضمہ (پیش) فتحہ (زبر) اور کسرہ (زیر) کو کہتے ہیں۔

مضموم : جس حرف پر پیش ہو، مفتوح جس حرف پر زبر ہو اور مکسور جس حرف کے نیچے زیر ہو۔

تنوین : دو زبر، دو پیش اور دو زیر کو کہتے ہیں۔

مُنوّن : جس حرف پر تنوین ہو۔

اخفاء : آواز کا خیشوم یعنی ناک کے بانسہ میں لیجانا۔

سکتہ : بغیر سانس توڑے ہوئے آواز کو تھوڑی دیر کیلئے روک لینا۔

اظہار : حرف کو اپنے اصلی مخرج اور اس کی صفت ذاتیہ سے ادا کرنا۔

قلب یا اقلاب : نون ساکن اور تنوین کو میم سے بدل کر اخفا کرنا۔

مد : حرف کو دو گنا سہ گنا یا روایت کے مطابق اس سے بھی زائد بڑھانا۔

مُشدَّدْ : جس حرف پر تشدید ہو اور یہ حکم میں ایک حرف کے ہوتا ہے۔

ساکن : جزم والے حرف کو کہتے ہیں۔ حرف کی حرکت بالکل ختم کر دینا حتیٰ کہ اس کی بو بھی باقی نہ رہے۔

حرف ساکن اپنے ماقبل والے حرف کے ساتھ مل کر ایک مرتبہ پڑھا جاتا ہے۔ جیسے اَثْ اِثْ اُثْ وغیرہ۔

ادغام : ایک حرف کو دوسرے حرف میں ملانا۔

وقف : لغت میں ٹھہرنے کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں کسی پورے کلمہ پر ٹھہرنا جو اپنے بعد والے کلمہ سے جدا ہو۔

تیسرا سبق

دربیان تعوذ وتسمیہ

قرآن شریف کی قرارت شروع کرنے سے پہلے استعاذہ ضروری ہے اور الفاظ اس کے یہ ہیں اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم اور سوائے سورہ توبہ کے ہر سورۃ کے شروع میں تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ضرور پڑھنی چاہئے اور یہی مذہب ہے امام حفص رحمۃ اللہ علیہ کا جن کی قرارت کے اندر ہم لوگ اقتدا کرتے ہیں۔ لہٰذا اگر کوئی شخص تراویح میں قرآن شریف پڑھ رہا ہو تو اس کو چاہئے امام حفصؒ کے مذہب کے مطابق ہر سورۃ کے شروع میں تسمیہ پڑھے۔

اور خاتم المحدثین حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی اسی پر عمل تھا اور آپ نے بذریعہ تحریر دوسرے لوگوں کو اس کا حکم بھی فرمایا۔ (ہدیۃ الوحید، فتاویٰ رشیدیہ)

ابتدا اور درمیان قرارت کے لحاظ سے اعوذ اور تسمیہ کے تین قاعدے ہیں

قاعدہ ۱ : درمیان سورۃ سے اگر قرارت شروع کی جائے تو قاری کو اختیار ہے چاہے تسمیہ برکت کے واسطے پڑھے یا نہ پڑھے، لیکن استعاذہ پڑھنا ضروری ہے۔ قرآن کریم میں اسی کی جانب ہدایت کی گئی ہے: فَاِذَا قَرَءْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم.

قاعدہ ۲ : درمیان قرارت شروع سورۃ میں بسم اللہ پڑھنے کی تین صورتیں جائز ہیں: (۱) وصل کل، (۲) فصل کل، (۳) فصل اول وصل ثانی۔

قاعدہ ۳ : شروع قرارت شروع سورۃ میں اعوذ اور تسمیہ کو چار طریقوں سے پڑھ

سکتے ہیں: (۱) وصل کل، (۲) فصل کل، (۳) وصل اول فصل ثانی، (۴) فصل اول وصل ثانی۔

فائدہ : درمیان قرارت میں اگر قاری نے کوئی کلامِ اجنبی کیا تو استعاذہ دُہرانا ضروری ہےاور سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا بھی کلامِ اجنبی میں شامل ہے۔

فائد: قرارت جہری میں استعاذہ جہراً ہونا چاہئے اور اگر کسی نے استعاذہ بالسِّر کرلیا تو بھی کوئی حرج نہیں۔

چوتھا سبق

در بیان مخارج حروف

مخارج : مخرج کی جمع ہے اس کے لغوی معنی ہیں نکلنے کی جگہ۔

اصطلاحی تعریف : منھ کے جن مقامات سے حروف ادا ہوتے ہیں ان کو مخرج کہتے ہیں۔ مخارج میں چونکہ دانتوں کا بھی دخل ہے اس لئے ان کی تعداد اور ناموں کی تفصیلات پہلے جان لینا ضروری ہے۔ وہ حسب ذیل ہیں:

ہے تعداد دانتوں کی کل تیس اور دو	ثنایا ہیں چار اور رُباعی ہیں دو دو
ہے اِنیاب چار اور باقی رہے بیس	کہتے ہیں قرّاءٔ اضراس اُنھیں کو
ضواحک ہیں چار اور طواحن ہیں بارہ	نواجذ بھی ہیں ان کی بازو میں دو دو

کل حروف انتیس ہیں اور امام جزری علیہ الرحمہ کے مذہب کے مطابق مخارج سترہ ہیں اور یہی مذہب ہے امام خلیلؒ کا جن کی تفصیل ذیل میں درج ہے:

(۱) الف، واؤ مدّہ، یا مدّہ کا مخرج: جوف دہن یعنی منھ کے اندر کا خلا۔

(۲) ب، م، واؤ غیر مدّہ کا مخرج: دونوں ہونٹ ہیں، ہونٹوں کی تری سے ''ب'' اور ہونٹوں کی خشکی سے ''م'' اور دونوں ہونٹوں کے ناقص ملنے سے واؤ غیر مدّہ نکلتا ہے۔

(۳) ت، د، ط کا مخرج: زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑ۔

(۴) ث، ذ، ظ کا مخرج: زبان کی نوک اور ثنایا علیا کا کنارہ۔

(۵) ج، ش، ی غیر مدّہ، کا مخرج: وسط لسان اور اس کے مقابل اوپر کا تالو۔

(۶) ء، ھ، کا مخرج: اقصائے حلق یعنی وہ حصہ جو منھ کی طرف والا ہے۔

(۷) ع، ح کا مخرج: درمیان حلق۔

(۸) غ، خ کا مخرج: ادنیٰ حلق یعنی وہ حصہ جو سینہ کی طرف والا ہے۔

(۹) ر کا مخرج: طرفِ لسان مع متصل پشتِ لسان جبکہ ملے ثنایا علیا رباعی کے مسوڑھوں سے۔

(۱۰) ز، س، ص کا مخرج: زبان کی نوک اور ثنایا سفلی کا کنارہ۔

(۱۱) ض کا مخرج: حافۂ لسان اور اوپر کی داڑھوں کی جڑ۔

(۱۲) ف کا مخرج: نیچے کے ہونٹ کی تری اور ثنایا علیا کا کنارہ۔

(۱۳) ق کا مخرج: زبان کی جڑ اور اس کے مقابل اوپر کا تالو۔

(۱۴) ك کا مخرج: قاف کے مخرج سے ذرا منھ کی طرف ہٹ کر۔

(۱۵) ل کا مخرج: زبان کا کنارہ اور ایک ضاحک سے لیکر دوسرے ضاحک تک اوپر کے دانتوں کے مسوڑھے۔

(۱۶) ن کا مخرج: زبان کا کنارہ اور ایک ناب سے لیکر دوسرے ناب تک اوپر کے دانتوں کے مسوڑھے۔

(۱۷) غُنّہ کا مخرج خیشوم یعنی ناک کا بانسہ۔

تنبیہ : ہر حرف کو اُس کے مخرج سے نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ اُس حرف کو ساکن کرکے اُسکے شروع میں ہمزہ متحرک لاؤ اور پھر دونوں کو ملا کر پڑھو جس جگہ آواز ختم ہو وہی اس کا مخرج ہے۔

جیسے: اَبْ ، اَتْ ، اَشْ ، اَصْ وغیرہ۔

❁ ❁ ❁

پانچواں سبق

دربیان صفات

صفات صفت کی جمع ہے جن کیفیات سے حروف کی ادائیگی ہو اس کو صفت کہتے ہیں۔اس کی دو قسم ہیں: (۱) صفت ذاتیہ، (۲) صفت عارضہ

صفت ذاتیہ : وہ صفت ہے جو حروف سے کبھی جدا نہ ہو اُس کے بغیر حروف کی ادائیگی نہ ہو اور اگر ادا ہوں تو نہایت ہی ناقص۔

صفت عارضہ : وہ صفت ہے جو حروف کے ساتھ کبھی پائی جائے اور کبھی نہ پائی جائے۔

صفت ذاتیہ کی دو قسم ہیں: (۱) متضادہ، (۲) غیر متضادّہ

صفت متضادّہ : وہ صفت ہے جس کے مقابل کوئی دوسری صفت ہو۔

صفت غیر متضادّہ : وہ صفت ہے جسکے مقابلہ میں کوئی دوسری صفت نہ ہو۔

صفت متضادّہ : دس ہیں جن میں سے پانچ صفات پانچ کی ضد ہیں۔ ہر ایک کو سطور ذیل میں لکھتا ہوں۔

(۱) **همس**: جن حروف کی یہ صفت ہو ان کو مہموسہ کہتے ہیں اور یہ دس حروف ہیں جن کا مجموعہ فَحَثَّهٗ شَخْصٌ سَكَتَ ہے ان کی ادائیگی کے وقت آواز مخرج میں ایسے ضعف کے ساتھ ٹھہرنی چاہئے کہ آواز پست ہو جائے اور سانس جاری رہے، جیسے یَلْهَثْ کی ث اور اُس کی ضد جہر ہے۔

(۲) **جهر** : وہ صفت ہے جس کی ادائیگی کے وقت حرف کی آواز میں بلندی ہو اور مخرج میں سانس جاری نہ رہے۔ جیسے ماکُلٌ کا ہمزہ۔

جہر کے حروف کو مجہورہ کہتے ہیں۔حروف مہموسہ کے علاوہ باقی تمام حروف مجہورہ ہیں جن کی تعداد اُنیس (۱۹) ہے۔

(۳) **شدّت**: اُس کے آٹھ حروف ہیں جن کا مجموعہ اَجِدُ قَطٍّ بَکَتُ ہے اوران حروف کو شدیدہ کہتے ہیں۔
اُن کی ادائیگی کے وقت حرف میں اس قدر سختی ہو کہ آواز مخرج میں بند ہوجائے جیسے اَحَدُ کی دال اورشدت کی ضد رخوہ ہے۔

(۴) **رخوہ** : وہ صفت ہے جسکی ادائیگی کے وقت حرف کی آواز میں نرمی ہواور آواز مخرج میں بند نہ ہو، بلکہ پوری طرح جاری رہے۔جیسے قُرَیْش کا شین۔
حروف رخوہ سولہ (۱۶) ہیں۔
رخوۃ اور شدت کے درمیان ایک اور صفت ہے جس کو توسط کہتے ہیں۔

توسط : وہ صفت ہے جس کے ادا کرتے وقت حرف کی آواز اپنے مخرج میں نہ تو شدت کی طرح بند ہو اور نہ رخوہ کی طرح جاری رہے۔جیسے قُلْ کا لام۔ اور توسط کے پانچ حروف ہیں جن کا مجموعہ لِنْ عُمَرُ ہے اوران کو حروف متوسطہ کہتے ہیں۔''شدت'' اور''توسط'' کے علاوہ باقی تمام حروف ''رخوہ'' ہیں۔

(۵) **استعلاء** : وہ صفت ہے جس کے ادا کرتے وقت زبان کی جڑ کا اکثر حصہ تالو کی طرف بلند ہو جائے۔جیسے خبیر کی خا ، قال کا قاف اوراستعلار کے سات حروف ہیں جن کا مجموعہ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ ہے اوران حروف کو مُستعلیہ کہتے ہیں اوراستعلار کی ضد استفال ہے۔

(۶) **استفال** : وہ صفت ہے جس کے ادا کرتے وقت زبان کی جڑ کا اکثر حصہ تالو کی طرف بلند نہ ہو جیسے ذٰلِکَ کی ذال اوراس کے حرفوں کو مستفلہ کہتے ہیں اور حروف مُستعلیہ کے علاوہ تمام حروف مستفلہ ہیں۔

(۷) **اطباق** : اس کے حروف کو مطبقہ کہتے ہیں اور وہ چار ہیں: (۱) ص، (۲) ض، (۳) ط، (۴) ظ۔ان کے ادا کرتے وقت زبان کا بیچ تالو کو ڈھانپ لیتا ہے۔

جیسے مَطْلَعِ کی طا اوراطباق کی ضد انفتاح ہے۔

(۸) **انفتاح** : وہ صفت ہے جس کے ادا کرتے وقت زبان کا بیچ تالو کو نہ ڈھانپے جیسے کُمْ کا کاف اوراس کے حروف کو منفتحہ کہتے ہیں اور مطبقہ کے علاوہ باقی تمام حروف منفتحہ ہیں۔

(۹) **اذلاق** : اس کے چھ حروف ہیں جو فَرَّ مِنْ لُبِّ میں مرکب ہیں اوران حروف کو مذلقہ کہتے ہیں اور یہ حروف اپنے مخرج سے بہت سہولت سے ادا ہوتے ہیں جیسے عَلَیْهِمْ کا میم اوراذلاق کی ضد اصمات ہے۔

(۱۰) **اصمات** : وہ صفت ہے جس کے ادا کرتے وقت حروف اپنے مخرج سے مضبوطی اور جماؤ کے ساتھ ادا ہوں اوراس کے حروف کو مصمتہ کہتے ہیں اور مذلقہ کے علاوہ باقی تمام حروف مصمتہ ہیں۔

❁ ❁ ❁

چھٹا سبق

دربیان صفات غیر متضادّہ

صفات غیر متضادہ کی سات قسمیں ہیں: (۱) قلقلہ، (۲) صفیر، (۳) تفشی، (۴) تکریر، (۵) لین، (۶) انحراف، (۷) استطالت۔

(۱) **قلقلہ** : وہ صفت ہے جس کے ادا کرتے وقت حرف کی آواز سکون کی حالت میں دوبارہ پیدا ہو جائے جیسے فَلَقُ کا قاف اور اس کے پانچ حروف ہیں جنکا مجموعہ قُطُبُ جَدٍّ ہے۔

قلقلہ میں زبان اپنے مخرج پر لگ کر فوراً لوٹ جاتی ہے جیسے گیند زمین پر لگ کر فوراً اُچھل جاتی ہے۔

(۲) **صفیر**: وہ صفت ہے جس کے ادا کرتے وقت حرف کی آواز تیزی کے ساتھ مثل سیٹی کے نکلے جیسے مَسُ کی سین اور اس کے حروف کو صفیریہ کہتے ہیں اور وہ تین ہیں ز ، س ، ص .

(۳) **لین**: اس کے حروف دو ہیں واؤ اور یا جب کہ وہ ساکن ہوں اور ماقبل فتحہ ہو واوَ لین کی مثال خَوف یائے لین کی مثال صَیُف اِن حروف کو نرمی کے ساتھ بلا تکلف ادا کرنے چاہئیں۔

(۴) **تفشی** : یہ صفت شین کی ہے اس کی ادائیگی کے وقت آواز پھیلتی ہوئی نکلنی چاہئے جیسے شَیُءٍ کی شین۔

(۵) **تکریر** : یہ صفت را کی ہے اس کی ادائیگی کے وقت زبان کو مخرج میں پوری طرح جماؤ نہیں رہتا، لیکن اس کا مکرر پڑھنا غلطی ہے۔

(٦) **استطالت** : وہ صفت ہے جس کے ادا کرتے وقت حرف کی آواز شروع مخرج سے اخیر مخرج تک بتدریج جاری رہے جیسے وَلَا الضَّآلِّیْن کی ضاد اور یہ صفت صرف حرف ضاد میں پائی جاتی ہے۔

(۷) **انحراف** : اس کے حروف ل اور ر ہیں اور ان میں سے ہر ایک کی آواز اپنے مخرج سے دوسرے مخرج کی طرف پھرتی ہے، مگر یہ حد سے تجاوز نہ کرے ورنہ ایک دوسرے سے بدل جائیگا اور بعض حضرات سے یہ غلطی بھی ہو جاتی ہے۔

❁ ❁ ❁

﴿ساتواں سبق﴾

در بیان صفات عارضہ

حروف مستعلیہ جن کا مجموعہ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ ہے ہر حال میں پُر پڑھے جائیں گے، لیکن حروف مستفلہ جو حروف مستعلیہ کے علاوہ ہیں وہ ہر حال میں باریک ہوں گے۔ لیکن حروف مستفلہ کے تین حروف الف، اللہ کا لام اور را کبھی پُر ہوں گے اور کبھی باریک۔

الف کے دو قاعدے ہیں

قاعدہ ۱: اگر الف سے پہلے پُر حرف ہو تو الف بھی پُر پڑھا جائے گا جیسے طا۔

قاعدہ ۲: اگر الف سے پہلے باریک حرف ہو تو الف بھی باریک ہوگا جیسے تا۔

اللہ کے لام کے دو قاعدے ہیں

قاعدہ ۱: اگر اللہ کے لام سے پہلے فتحہ یا ضمہ ہو تو اللہ کا لام پُر پڑھا جائیگا۔ فتحہ کی مثال یُخَادِعُوْنَ اللّٰہ، اَرَادَ اللّٰہ ضمہ کی مثال رَفَعَہُ اللّٰہُ، رَسُوْلُ اللّٰہ.

قاعدہ ۲: اگر اللہ کے لام سے پہلے کسرہ ہو تو اللہ کا لام باریک پڑھا جائے گا۔ جیسے بِغَیْرِ اللّٰہ، بِسْمِ اللّٰہِ وغیرہ۔

اللہ کے لام کی دو پہچان ہیں

اول: اللہ کے لام کی پہلی شناخت یہ ہے کہ الف اور لام دونوں ایک کلمہ میں

ہوں اور اس کے بعد دو چشمی ہا ہو تو وہ اللہ کا لام ہوتا ہے جیسے اعوذ باللّٰہ، بسم اللّٰہ.

دوسری : اللہ کے لام کی دوسری پہچان یہ ہے کہ الف اور لام دونوں ایک کلمہ میں ہوں اور ان کے بعد دو چشمی ہا آئے اور اس کے بعد میم مشدّد ہو تو وہ بھی اللہ کا لام ہے، جیسے قُلِ اللّٰھُمَّ، سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ.

تنبیه : اللہ کے لام کے علاوہ تمام لام ہر حالت میں باریک پڑھے جائیں گے، جیسے ما و اللّٰھُمَّ.

را کے چھ قاعدے ہیں

(۱) را متحرک، (۲) را ساکن ماقبل متحرک، (۳) را ساکن ماقبل ساکن اس کے ماقبل متحرک، (۴) را مشدد متحرک، (۵) را مشدد ساکن، (۶) را ممالہ۔

قاعدہ ۱ : را متحرک، مضموم، مفتوح پُر جیسے رَبُّکَ، رُبَمَا اور مکسور باریک جیسے رِجَال.

قاعدہ ۲ : را ساکن ماقبل متحرک۔ ماقبل مضموم، مفتوح پُر اور مکسور باریک جیسے یُرجعون، قُربانًا، بَرقٌ، فِرعَون.

را ساکن ماقبل مکسور کے باریک ہونے کی تین شرطیں ہیں

پہلی شرط : یہ ہے کہ را ساکن کے ماقبل کسرہ اصلی ہو عارضی نہ ہو اگر عارضی ہوگا تو را پُر ہوگی باریک نہ ہوگی۔ کسرہ اصلی کی مثال فِرعون کسرہ عارضی کی مثال اِرجِعُو.

دوسری شرط: را ساکن کے ماقبل کسرہ اسی کلمہ میں ہو اگر کسرہ (زیر) اُسی کلمہ میں نہ ہو بلکہ دوسرے کلمہ میں ہوگا تو را باریک نہ ہوگی بلکہ پُر ہو جائے گی۔ اسی کلمہ کی مثال جیسے فِرعَون دوسرے کلمہ کی مثال رَبِّ ارجِعُون، اَمِ ارتَابُو.

تیسری شرط : را ساکن کے بعد اُس کلمہ میں حروف مستعلیہ میں سے

کوئی حرف نہ ہو اگر حروف مستعلیہ میں سے کوئی حرف ہوگا تو را باریک نہ ہوگی بلکہ پُر ہو جائے گی۔ حرف مستعلیہ نہ ہونے کی مثال جیسے فِرْعَوْن حروف مستعلیہ ہونے کی مثال جیسے اِرْصَاد، مِرْصَاد، قِرْطَاس، فِرْقَةٌ .

تنبیہ : اس قاعدہ کی پورے قرآن میں یہی چند مثالیں آئی ہیں۔

فائدہ : فِرْق کی را میں مخلف یعنی پُر اور باریک دونوں جائز ہیں۔

قاعدہ ۳ : را ساکن ماقبل ساکن اس کے ماقبل متحرک کا حکم یہ ہے کہ اگر را کے ماقبل ''ی'' ساکنہ کے علاوہ کوئی اور حرف ساکن ہو تو ساکن ماقبل ساکن اس کے ماقبل ضمہ یا فتحہ ہو تو را پُر ہوگی، جیسے عُسْرْ، یُسْرْ وغیرہ، اور اگر کسرہ ہو تو را باریک ہوگی، جیسے ذِکْرْ، فِکْرْ .

اور اگر را سے پہلے حرف ساکن ''یا'' ہو تو را ہر حال میں باریک ہوگی جیسے غَیْرْ، خَیْرْ، قَدِیْرْ، بَصِیْرْ وغیرہ۔

فائدہ: ضمہ کی مثال کلام اللہ میں نہیں ہے۔

قاعدہ ۴ : را مشدد متحرک۔ مفتوح اور مضموم پُر اور مکسور باریک جیسے سِرًّا، سِرٌّ، دُرٍّ

قاعدہ ۵ : را مشدد ساکن۔ ماقبل مفتوح، مضموم پُر اور مکسور باریک جیسے مُسْتَقَرّْ، لَا یَضُرّْ، مُسْتَمِرّْ وغیرہ۔

قاعدہ ۶ : را ممالہ ہمیشہ باریک ہوگی جیسے مَجْرٖھَا .

فائدہ: امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صرف لفظ مَجْرٖھَا میں امالہ ہے اور اُس کی را کو قطرے کی را کی طرح باریک پڑھیں گے۔

❁ ❁ ❁

﴿آٹھواں سبق﴾

در بیان قواعد میم

میم ساکن کے تین قاعدے ہیں: (۱) ادغام، (۲) اخفاء، (۳) اظہار۔

قاعدہ نمبر ۱ : میم ساکن کے بعد اگر دوسری میم آجائے تو وہاں پر میم ساکن کا ادغام ہوگا یعنی دوسری میم سے ملا کر ایک الف کے [illegible] ناک سے غنہ کر کے پڑھا جائیگا۔ جیسے اَمْ مَّنْ، بِهِمْ مَّا يَشَاءُوْنَ.

قاعدہ نمبر ۲ : میم ساکن کے بعد اگر با آئے [illegible] جیسے اَمْ بِهٖ، اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ وغیرہ۔

قاعدہ نمبر ۳ : میم ساکن کے بعد میم اور با کے علاوہ باقی ستائیس حرفوں میں سے کوئی بھی حرف آئے تو وہاں اظہار ہوگا، جیسے اَلَمْ تَرَ، لَمْ يَكُنْ، لَكُمْ دِيْنُكُمْ وغیرہ۔

❁ ❁ ❁

نواں سبق

دربیان نون ساکن وتنوین

فائدہ: فن تجوید میں جو قواعد نون ساکن کے ہیں وہی تنوین کے بھی ہیں، اس لئے ان دونوں کے قواعد کو یہاں ایک ہی جگہ بیان کیا جاتا ہے۔

نیز نون ساکن اور تنوین کی آواز ایک ہی ہوتی ہے صرف حرف اور ہجے کا فرق ہے، مثلاً مَنْ، ماً، مِنْ، مٍ، مُنْ، مٌ .

نون ساکن اور تنوین کے چار قاعدے ہیں: (۱) اظہار، (۲) ادغام، (۳) قلب، (۴) اخفا۔

قاعدہ ۱: نون ساکن یا تنوین کے بعد اگر حروف حلقی میں سے کوئی حرف آوے تو اظہار ہوگا، جیسے اَنْعَمْتَ، مِنْ خَوْفٍ، سَواءٌ عَلَيْهِمْ، يَنْعِقُ، عَذَابٌ اَلِيْمٌ .

اظہار کی تعریف: حرف کو اس کے مخرج سے بلا کسی تغیر کے صاف طور پر ادا کرنا، اس کو اظہار کہتے ہیں۔

حروف حلقی: یہ چھ ہیں ء، ہ، ع، ح، غ، خ .

قاعدہ ۲: نون ساکن یا تنوین کے بعد اگر حروف یرملون میں سے کوئی حرف آئے تو ادغام ہوگا لر میں ادغام تام اور یومن میں ادغام ناقص ہوگا۔

ادغام تام کی مثال مِنْ رَّبِّهِمْ، مَّنْ لَّدُنْ، فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَه .

ادغام ناقص کی مثال مَنْ يَّعْمَلْ، مِنْ وَّرَاءٍ، خَيْرٌ وَّاَبْقٰى، يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَه .

لیکن دنیا، بُنْيَانٌ، قِنْوَانٌ، صِنْوَانٌ ان چار کلموں میں ادغام نہیں ہوگا، بلکہ اظہار ہوگا۔

ادغام کے معنی: لغوی معنی اس کے ملنے ملانے کے ہیں اور اصطلاح میں دو حرفوں کو اس طرح ملانا کہ دونوں حرف مل کر مثل مشدد حرف کے ہو جائیں اور اس کی دو قسم ہیں:

ادغام تام ع۱ : مدغم کو مدغم فیہ میں اس طرح ملانا کہ مدغم کی کوئی صفت باقی نہ رہے، جیسے مِنْ لَّدُنْ، مِنْ رَّبِّهِمْ اور ادغام تام کو ادغام بلاغنّہ بھی کہتے ہیں۔

ادغام ناقص ع۲ : مدغم کو مدغم فیہ میں اس طرح ملانا کہ مُدْغَمْ کی کوئی صفت باقی رہے، جیسے مَنْ يَّقُوْلُ، مِنْ وَّالٍ اور ادغام ناقص کو ادغام مع الغنّہ بھی کہتے ہیں۔

حروف یرملون : چھ ہیں ی، ر، م، ل، و، ن مجموعہ جن کا یَرْمَلُوْنَ ہے۔

قاعدہ ع۳ : نون ساکن یا تنوین کے بعد اگر حرف ''ب'' آئے تو قلب ہوگا یعنی اس نون ساکن یا تنوین کو میم ساکن سے بدل کر پڑھیں گے۔ جیسے مِنْ بَعْدِ، سَمِيْعٌ بَصِيْر اور اس کی ادائیگی کے وقت ایک الف کے برابر کھینچ کر ناک سے غنّہ ہو کر پڑھا جائیگا۔

تنبیہ : قرآن کریم میں ایسے موقع پر ایک چھوٹی میم لکھی ہوتی ہے، اور قلب کے معنی بدلنے کے آتے ہیں۔

قاعدہ ع۴ : نون ساکن یا تنوین کے بعد حروف حلقی، حروف یرملون اور با کے علاوہ پندرہ حرفوں میں سے کوئی حرف آئے تو اخفا ہوگا، جیسے مِنْ شَرٍّ، قَوْمًا ظَلَمُوْ .

حروف اخفا : پندرہ ہیں (۱) ت، (۲) ث، (۳) ج، (۴) د، (۵) ذ، (۶) ز، (۷) س، (۸) ش، (۹) ص، (۱۰) ض، (۱۱) ط، (۱۲) ظ، (۱۳) ف، (۱۴) ق، (۱۵) ك.

اخفا کے معنیٰ : لغوی معنی اس کے چھپانے کے ہیں اور اصطلاح میں بَيْنَ الْاِظْهَار وَالْاِدْغَام کے ہیں یعنی حروف مخفی کو اظہار اور ادغام کے درمیانی حالت سے پڑھنے کو اخفا کہتے ہیں، درمیانی حالت سے ادا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ حرف مخفی اپنے مخرج سے کامل طور پر ادا نہ ہو بلکہ ضعیف ادا ہو۔

❁ ❁ ❁

﴿ دسواں سبق ﴾

در بیان اقسام ادغام

ادغام کی تین قسمیں ہیں: (۱) ادغام مثلین، (۲) ادغام متجانسین، (۳) ادغام متقاربین۔

ادغام مثلین : دو حرف متحد المخرج متحد الصفات کے ادغام کو ادغام مثلین کہتے ہیں۔ جیسے اِذْ ذَهَبَ، قَدْ دَخَلُوْ .

ادغام متجانسین : دو حرف متحد المخرج مختلف الصفات کے ادغام کو ادغام متجانسین کہتے ہیں جیسے وَقَالَتْ طَآئِفَةٌ، قَدْ تَبَيَّنَ، اِذْ ظَلَمُوْا وغیرہ۔

ادغام متقاربین : دو حرف قریب المخرج اور قریب الصفات کے ادغام کو ادغام متقاربین کہتے ہیں، جیسے اَلَمْ نَخْلُقْكُمْ، قُلْ رَّبِّیْ وغیرہ۔

الف لام تعریف کی دو قسم ہیں: (۱) اظہار، (۲) ادغام

اظہار: الف لام تعریف جو کسی اسم کے شروع میں آئے اور ان کے بعد حروف قمری میں سے کوئی حرف آئے تو اظہار ہوگا، جیسے اَلْقَمَرُ، بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسُ .

حروف قمری : حروف قمری چودہ ہیں اور وہ یہ ہیں: ا ، ب ، ج ، ح، خ، ع، غ، ف، ق، ك، م، و، ھ، ی جنکا مجموعہ اِبْغِ حَجَّكَ وَخِفْ عَقِيْمَهُ ہے۔

ادغام : الف لام تعریف جو کسی اسم کے شروع میں آئے اور ان کے بعد حروف شمسی میں سے کوئی حروف آئے تو الف لام تعریف کا حرف شمسی میں ادغام ہوگا۔ جیسے اَلزَّاهِدُوْنَ وَالسَّمَآءِ، وَالتَّرَائِبِ وغیرہ وغیرہ۔

حروف شمسی : حروف شمسی چودہ ہیں: ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ل، ن. جنکا مجموعہ سَتَزِدُ ضَلَّ نَظَرِ صَشُطِ ثَذٍ ہے۔

گیارہواں سبق

دربیان اقسام مدات

لغوی معنی: دراز کرنا، کھینچنا۔

اصطلاحی معنی: حرف مدہ یا حروف لین کو کھینچنا۔

حروف مدّہ: حروف مدہ تین ہیں: واؤ، الف اور یا۔ واؤ ساکن اس سے پہلے ضمہ ہو الف اس سے پہلے زبر ہو یا ساکن اس سے پہلے کسرہ ہو، تو یہ حروف مدہ کہلائیں گے اور ان کو ایک الف کے برابر کھینچ کر پڑھا جائے گا۔ جیسے بَا، بُوْ، بِیْ، تَا، تُوْ، تِیْ وغیرہ اور اس کو مد اصلی بھی کہتے ہیں۔

مدصلہ: کھڑا زبر، کھڑی زیر اور اُلٹا پیش بھی حروف مدہ ہوتے ہیں اور یہ بھی حروف مدہ کی طرح ایک الف کے برابر کھینچ کر پڑھے جائیں گے۔ جیسے ھٰ، ھٖ، ھٗ اور اس کو مدصلہ بھی کہتے ہیں۔

تنبیه: کھڑا زبر کو فتحہ دراز، کھڑی زیر کو کسرہ خنجری اور الٹا پیش کو ضمہ معکوس کہتے ہیں۔

مدعوض: جس کلمہ کے آخر میں دو زبر والی تنوین پر وقف ہو رہا ہو تو وہ تنوین الف سے بدل جائے گی چاہے الف لکھا ہوا ہو یا نہ ہو۔ اور اس کو ایک الف کے برابر کھینچ کر پڑھا جائے گا، جیسے کَیْدًا سے کَیْدا، تُرَابًا سے تُرَابَا، نِسَآءً سے نِسَآءَا اور اس کو مدعوض کہتے ہیں۔

فائدہ: گول ۃ حالت وقف میں ہ سے بدل جاتی ہے، جیسے نعمةٌ سے نِعْمَہْ.

مدلین عارض وقفی: جس کلمہ میں حروف لین کے بعد والا حرف وقف کرنے کی وجہ سے ساکن کرلیا گیا ہو تو وہاں پر مد ہوگا جیسے وَالصَّیْف، خَوْف اور اس کو مدلین عارض وقفی کہتے ہیں۔

اور اس میں طول، توسط، قصر تینوں جائز ہے، لیکن قصر اولیٰ ہے۔ پھر توسط، پھر طول، طول کی مقدار دو الف، اڑھائی الف، تین الف۔ توسط کی مقدار ایک الف، ڈیڑھ الف۔ قصر کی مقدار ایک حرکت، ڈیڑھ حرکت۔

مد کی دو قسم ہیں: (۱) مد اصلی (۲) مد فرعی

(۱) **مد اصلی**: مد اصلی وہ مد ہے کہ حروف مدہ کے بعد ہمزہ اور سکون نہ ہو جیسے با، بُوْ، بِیْ وغیرہ اور اس کی مقدار ایک الف ہے۔

(۲) **مد فرعی**: مد فرعی اس کو کہتے ہیں کہ حروف مدہ کے بعد ہمزہ یا سکون ہو اور اس کی چار قسمیں ہیں: (۱) مد متصل، (۲) مد منفصل، (۳) مد عارض وقفی، (۴) مد لازم۔

۱ **مد متصل**: مد متصل اس مد کو کہتے ہیں کہ حروف مدّہ کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں ہو جیسے جآءَ، جِیْءَ، سُوْءٌ وغیرہ۔ اور اس کی مقدار توسط ہے۔

۲ **مد منفصل**: مد منفصل اس مد کو کہتے ہیں کہ حروف مدّہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو جیسے اِنَّا اَعْطَیْنَا، قَالُوْا اٰمَنَّا، فِیْ اَنْفُسِکُمْ اور اسکی مقدار بھی بطریق شاطبیؒ توسط ہے، اور بطریق جزری قصر بھی جائز ہے۔

فائدہ: توسط کی مقدار، دو الف، اڑھائی الف، چار الف۔

۳ **مد عارض وقفی**: مد عارض وقفی اس کو کہتے ہیں کہ حروف مدہ کے بعد سکون عارض وقفی ہو جیسے یَعْلَمُوْن، نَسْتَعِیْنُ، تُکَذِّبَانُ، وغیرہ۔ اور اسکی مقدار ایک الف، دو الف اور تین الف ہے۔ اور اس میں پانچ الفی طول بھی جائز ہے۔

۴ **مد لازم**: مد لازم اس مد کو کہتے ہیں کہ حروف مدّہ کے بعد سکون اصلی ہو اور سکون اصلی وہ ہے جو ہر حال یعنی حالت وقف اور وصل دونوں حالتوں میں باقی رہے۔

مد لازم کی چار قسمیں ہیں:

(۱) حرفی مُثقّل، (۲) حرفی مُخفّف، (۳) کلمی مُثقّل، (۴) کلمی مخفّف

۱۔ **مدلازم حرفی مثقّل** : مدلازم حرفی مثقل وہ ہے کہ حروف مدّہ کے بعد سکون اصلی حروف مقطعات میں ہواور وہ سکون مشدّد ہو، جیسے الٓمٓ میں لام اور طٰسٓمٓ میں سین ۔

۲۔ **مدلازم حرفی مخفّف** : مدلازم حرفی مخفف وہ ہے کہ سکون اصلی حروف مقطعات میں ہواور وہ سکون مخفف ہو، جیسے نٓ ، صٓ ، قٓ ۔

۳۔ **مدلازم کلمی مثقّل** : مدلازم کلمی مثقل وہ ہے کہ حروف مدّہ کے بعد سکون اصلی حروف مقطعات کے علاوہ کسی اور کلمہ میں ہواور وہ سکون مُشدَّ د ہو جیسے ضآلّین میں لام اور دآبّۃٌ میں ب ۔

۴۔ **مدلازم کلمی مُخفَّف** : مدلازم کلمی مخفف اس کو کہتے ہیں کہ حروف مدہ کے بعد سکون اصلی حروف مقطعات کے علاوہ کسی اور کلمہ میں ہواور وہ سکون مخفف ہو، جیسے آلْئٰنَ میں لام۔

فائدہ: پورے قرآن شریف میں یہ مثال صرف دو جگہ آئی ہے، اور مدلازم کی تمام اقسام میں صرف طول ہوگا اور طول کی مقدار تین الف، پانچ الف ہے۔

تنبیہ: اگر ایک قسم کے کئی مدجمع ہوں تو پڑھنے میں سب کو برابر ادا کرنا چاہئے، اور اگر مختلف قسم کے مدجمع ہوں تو مدقوی کو مدضعیف پر ترجیح دینی چاہئے۔

❁ ❁ ❁

بارہواں سبق

در بیان اجتماع ساکنین

اجتماع ساکنین ، دو ساکن کا اکٹھا ہونا۔ اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) اجتماع ساکنین علیٰ حدہٖ ، (۲) اجتماع ساکنین علی غیر حدہٖ ۔

اجتماع ساکنین علیٰ حدہ : اس کو کہتے ہیں کہ پہلا ساکن حرف مدّہ ہو اور دونوں ساکن ایک کلمہ میں ہوں جیسے دَآبَّةٌ آلْٰئٰنَ اور یہ اجتماع ساکنین حالتِ وقف و وصل دونوں صورتوں میں جائز ہے۔

اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدہ : اس کو کہتے ہیں کہ پہلا ساکن حرف مدّہ نہ ہو یا دونوں ساکن ایک کلمہ میں نہ ہوں۔

اجتماع ساکنین علی حدہٖ کی دونوں شرطوں میں سے کوئی ایک یا دونوں ہی نہ پائی جائیں، تو اس کی تین صورتیں ہیں:

پہلی صورت: دونوں ساکن ایک کلمہ میں ہو اور پہلا ساکن حرف مدّہ نہ ہو جیسے اَلْقَدْرْ، وَالْعَصْرْ .

حکم اسکا یہ ہے کہ حالتِ وقف میں دونوں ساکن باقی رہیں گے وصل میں نہیں۔

دوسری صورت: پہلی صورت کے برعکس یعنی دونوں ساکن ایک کلمہ میں نہ ہوں اور پہلا ساکن حرف مدّہ ہو، جیسے اَقِیْمُوْ الصَّلٰوۃَ، قَالُوا الْاٰنَ، فِی الارض، قَالُو الْحَمْد، وَاسْتَبَقَا الْبَابَ .

حکم اس کا یہ ہے کہ پہلا ساکن یعنی حرف مدّہ کو حذف کردیا جائے گا۔

تیسری صورت: یعنی پہلا ساکن حرف مدّہ نہ ہو اور دونوں ساکن ایک

کلمہ میں نہ ہوں تو اس صورت میں پہلے ساکن کو کسرہ کی حرکت دی جائے گی جیسے اِنِ ارتبتُم، اَنذِرِ النّاسَ، قُلِ الحمدُ، قُلِ الحقُّ.

اور اگر پہلا ساکن میم جمع ہو تو اس کو ضمہ دیا جائے گا، جیسے عَلَیکُمُ الصِّیَام، عَلَیکُمُ القِتَال اور اگر مِن جو حرف جار ہے اس کے بعد اگر کوئی حرف ساکن آئے تو اُس وقت مِن کے نون کو فتحہ دے کر پڑھا جائے گا، جیسے مِنَ اللّٰہ.

❁ ❁ ❁
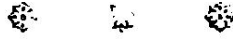
﴿تیرہواں سبق﴾

دربیان سکتہ

سکتہ : آواز بند کرلینا اور سانس نہ توڑنا، یہ سکتہ کہلاتا ہے۔

اور سکتہ میں وقف سے کم تاخیر ہوگی یعنی آدھے سانس کے برابر سکتہ میں آواز روکی جائے گی۔ نیز زیر اور پیش والی تنوین کو سکتہ میں حذف کردیا جائے گا اور متحرک کو ساکن اور دوزبر والی تنوین کو الف سے بدل دیا جائے گا۔

اور سکتہ کا وجود وصل پر موقوف ہے یعنی جبکہ ملا کر پڑھنے کا ارادہ ہو تو سکتہ کیا جائیگا اور اگر سکتہ کی جگہ وقف کردیا تب سکتہ ادا نہیں ہوگا، کیونکہ وقف میں سانس اور آواز دونوں توڑ دیئے جاتے ہیں، جبکہ سکتہ میں آواز بند اور سانس جاری رہتا ہے اور اگر سکتہ کرنے میں وقف کے برابر یا اس سے زائد تاخیر ہوگئی تو ایسا سکتہ کرنا جائز نہیں۔

اور سکتہ کر کے پیچھے سے لوٹا کر پڑھنا بھی جائز نہیں ہے کیونکہ لوٹانے کی صورت میں سکتہ کا فائدہ ظاہر نہیں ہوگا، کیونکہ سکتہ کا مقصد یہ ہے کہ دو کلاموں میں نا مکمل جدائیگی ہو اور نا ہی مکمل اتصال اور جب سکتہ کرنے کے بعد پیچھے سے لوٹالیا تو مکمل اتصال ہوجائے گا، جو سکتہ کے مقصد کے خلاف ہے۔

اور امام حفص رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں بطریق شاطبی صرف چار کلمات پر سکتہ واجب ہے: (۱) سورہ کہف کے لفظ عِوَجَا کے الف پر، (۲) سورہ یٰسٓ کے لفظ مِنْ مَّرْقَدِنَا کے الف پر، (۳) سورہ قیامہ کے لفظ مَنْ رَاقٍ کے مَنْ پر (۴) سورہ تطفیف کے لفظ بَلْ رَانَ کے بَلْ پر، ان چاروں مقامات پر سکتہ واجب ہے اور جب وقف کردیا جائے گا تو سکتہ کا وجوب ساقط ہوجائے گا۔

﴿چودہواں سبق﴾

در بیان وقف

وقف: وقف کے لغوی معنی مطلقاً ٹھیرنے کے ہیں۔

اصطلاحی معنی: قرّا کی اصطلاح میں کسی پورے کلمہ پر جو کہ اپنے مابعد سے جدا ہو آواز و سانس توڑ کر اتنی دیر ٹھیرنا جتنی دیر میں ایک سانس لینے کی عادت ہوتی ہے اور آگے تلاوت کرنے کی نیت ہو کیونکہ اگر آگے تلاوت کی نیت نہیں ہے تو اس کو وقف نہیں بلکہ قطع کہتے ہیں۔

وقف کی باعتبار محل کے چار قسم ہیں:

(۱) وقف تام، (۲) وقف کافی، (۳) وقف حسن، (۴) وقف قبیح

۱۔ **وقف تام:** وقف تام اس کو کہتے ہیں کہ موقوف علیہ کو اپنے مابعد سے لفظاً اور معناً کوئی تعلق نہ ہو۔

علامت اس کی یہ ہے کہ ایک قصہ ختم ہو کر دوسرا قصہ شروع ہوا ہو ایک سورت ختم ہو کر دوسری سورت شروع ہوتی ہو یا رکوع ختم ہوا ہو۔

اور جس آیت پر م ہو یا ع ہو تو یہ بھی وقف تام کی علامت ہے۔

۲۔ **وقف کافی:** وقف کافی اس کو کہتے ہیں کہ موقوف علیہ کو اپنے مابعد سے تعلق معنوی ہو۔ علامت اس کی ج وغیرہ ہیں۔

وقف تام اور وقف کافی کا حکم یہ ہے کہ قرارت مابعد سے کی جائے گی پیچھے سے اعادہ نہیں ہوگا۔

۳۔ **وقف حسن:** وقف حسن اس کو کہتے ہیں کہ موقوف علیہ کو اپنے مابعد سے لفظاً و معناً دونوں تعلق باقی ہوں، مگر جملہ مکمل ہو گیا ہو یا کلام مفید ہو گیا ہو اور علامت اس کی ۝ کی آیت ہے۔

حکم اس کا یہ ہے کہ اگر آیت پر ہے تو بعد سے شروع کیا جائے گا اور اگر آیت پر نہیں بلکہ درمیان آیت پر ہے تو پیچھے سے لوٹایا جائے گا۔

۴۔ **وقف قبیح:** وقف قبیح اس کو کہتے ہیں کہ وقف ایسی جگہ کیا جائے جہاں جملہ ہی پورا نہ ہوا ہو یا کلام مفید نہ ہو اور لفظاً اور معناً دونوں تعلق ہوں۔

حکم اس کا یہ ہے کہ ہر حال میں اوپر سے ہی لوٹایا جائے گا۔

وقف قبیح کے مواقع : وقف قبیح کے چند مواقع یہ ہیں: وقف مضاف پر ہو بغیر مضاف الیہ کے یا فعل پر ہو بغیر فاعل کے یا فاعل پر ہو بلا مفعول کے یا موصوف پر ہو بلا صفت کے یا شرط پر ہو بغیر جزا کے یا اسم اشارہ پر ہو بغیر مشارٌ الیہ کے یا ذوالحال پر ہو بلا حال کے یا کسی بھی عامل پر ہو بلا اس کے معمول کے یا متبوع پر بلا اس کے تابع کے وقف کیا گیا، تو ایسا وقف قبیح ہوگا۔

وقف قبیح پر بلا ضرورت وقف جائز نہیں اور نہ ابتدا جائز ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ بے محل وقف اور بے محل وصل کرنے سے اجتناب کرنا چاہئے۔

قَدْ تَمت هٰذهِ الرساله فالحمد للّٰه عَلیٰ ذٰلِكَ

احقر عبد العزیز القاسمی

خادم جامعہ عثمانیہ جمنا نگر، ہاپوڑ روڈ، میرٹھ شہر

جامعہ عثمانیہ کا اجمالی تعارف

جامعہ عثمانیہ جمنا نگر ہاپوڑ روڈ، شہر میرٹھ ایک دینی اور اسلامی ادارہ ہے۔ جو شیخ طریقت، عارف باللہ، فقیہ الاسلام حضرت مولانا شاہ مفتی مظفر حسین صاحبؒ کے ایماء اور مشورہ سے قائم کیا گیا۔ مشاہیر علماء واہل اللہ کی سرپرستی حاصل ہے۔

دس اساتذہ کہنہ مشق، تجربہ کار، مخلص تعلیمی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

طلباء وطالبات کی تعداد تقریباً چار سو ہے۔ نادار اور غریب طلباء کی پوری کفالت ہے کیجاتی ہے۔

حساب اور آمد و خرچ صاف وشفاف اور آئینہ کیطرح عیاں ہے۔ درس نظامی میں موقوف علیہ تک کا نظم ونسق ہے۔ جسکا نصاب دار العلوم دیوبند، مظاہر علوم سہارنپور کے مطابق ہے۔ درجات قرآن کریم کے طلباء کیلئے درجہ پنجم تک حساب، ہندی، جغرافیہ لازمی ہے، عربی طلباء کیلئے انگلش کا ایک گھنٹہ ضروری ہے۔

کمپیوٹر کا نظم بھی زیر غور ہے۔

آمدنی قلیل اور اخراجات زیادہ ہیں جو عوام الناس کے تعاون سے پورے ہوتے ہیں۔

لہٰذا جامعہ عثمانیہ کا بھرپور تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین

JAMIA USMANIA

Jamna Nagar Hapur Road P. B. No.-386

Meerut City U. P. (India) M. 9837284146